CO IDEN IAL.

HOME 1904. DEI

Political

J K W of Political

A. PROCEEDINGS. *Aug 5 '914.*

Nos. *2 - 6.*

PREVIOUS REFERENCES.

6.

NATIONAL ARCHIVES OF INDIA

گری ہے ۔ کسی مہذب ملک میں ایسی بیہودگی سے خانہ تلاشیاں نہیں ہوتیں ۔ ہماری جان و مال محفوظ نہیں ہے ۔ اور اس وقت تک محفوظ نہ ہوگی ۔ جب تک ظالم فرنگی ہمارے ملک میں حکمران رہینگے ۔

اوپر لکھے ہوئے حالات سے یہی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ غدر قریب آگیا ہے ۔ اور یہ غدر انگریز لا رہے ہیں ۔

تاریخ غدر سنہ ۱۸۵۷ء

از بیر ساوارکر (انڈین سوشلسٹ)

گزشتہ سے پیوستہ ۔

باب نوان

صوبہ دار بخت خان کو تمام باغیون نے اپنا کمانڈر مقرر کیا ۔ کمانڈر بخت خان نے تمام باغی خلقت کو ایک سبھا مین بلایا ۔ اور سمجھایا ۔ کہ آزادی حاصل کر کے اب کس طرح کام کرنا چاہئے ۔ تاکہ آزادی قایم رہے ۔ سب لوگون نے خان بہادر خان کو صوبہ روہیلکھنڈ کا حاکم قرار دیا ۔ اور پھر سبھا برخاست کر کے نئے سودیشی حاکم پرانے فرنگی حاکمون کی گاڑیون مین شہر مین سیر کرنے کے لئے نکلے ۔

جب ہر طرح سودیشی سکہ جم گیا ۔ تو خان بہادر خان نے حکم دیا ۔ کہ قیدی فرنگی حاکموں پر مقدمہ قایم کیا جائے ۔ اور وہ واسطے پیشی حاضر عدالت کئے جاویں ۔ ان قیدیون مین بڑے بڑے فرنگی حاکم اور جج وغیرہ شامل تھے ان سب کا باقاعدہ مقدمہ کیا گیا ۔ یہ سب ہندوستان میں ڈاکہ ڈالنے کے ملزم قرار دیئے گئے ۔ اور سزائے موت کا حکم ہوا ۔ کمشنر روہیلکھنڈ بھگا ہوا تھا ۔ اس لئے اس پر وارنٹ گرفتاری جاری کیا گیا ۔ اور اعلان کر دیا گیا ۔ کہ جو کوئی فرنگی کمشنر کو مردہ یا زندہ پکڑ کر لائیگا ۔ اس کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا ۔

بریلی سے سنتالیس میل کے فاصلہ پر ایک شہر شاہجہانپور ہے یہان پیدل فوج نمبر ۲۸ مقیم تھی ۔ میرٹھ کی آزادی کی خبر یہان ۱۵ر مئی کو آئی مگر سپاہیون نے ۳۱ر مئی تک کسی طرح کی باغیانہ حرکت نہ کی ۔ اور مقامات کی طرح اتوار ہونے کی وجہ سے یہان کے بھی فرنگی گرجون مین گئے ہوئے تھے ۔ سپاہیون نے ڈنڈے اور لاٹھیان لے کر گرجے گھیر لئے شور و غل سن کر ایک گرجے کا پادری باہر نکلا ۔ مگر فوراً مارا گیا مجسٹریٹ شہر مسٹر رکٹ بھاگتا ہوا مارا گیا ۔ مسٹر لیبوڈر نامی دوسرا فرنگی گرجے ہی میں مارا گیا ۔ سپاہیون کا ایک جتھا کنٹونمنٹ کی طرف گیا ۔ اور فرنگیون کے بنگلے پھونکنے اور جائداد لوٹنے کا کام جاری کر دیا گیا ۔ اسسٹنٹ مجسٹریٹ کو قتل کیا ۔ ڈاکٹر بولنگ نامی ایک فرنگی نے انہیں سمجھانا بجھانا شروع کیا ۔ باغی دو چار منٹ تک اس کی باتین تو سنتے رہے ۔ مگر جب اس نے کہا کہ بغاوت کرنے والے نافرمانبردار اور نمکحرام ہیں ۔ تو فوراً ایک سپاہی نے اس کے سر کو اپنی گولی کا نشانہ بنایا ۔

گرجون اور کنٹونمنٹ میں فرنگی درندون کا شکار ختم کر کے سپاہی بندوقیں لینے کے لئے اپنی لائنون مین آئے ۔ اس اثناء میں بہت سے فرنگی اپنے خانساماؤں اور نوکرون کی مدد سے قریبی ریاست کے راجہ کے پاس گئے ۔ اور پناہ کی درخواست کی ۔ راجہ نے دشمنانِ ملک کو پناہ دینے سے انکار کیا ۔ اور آگے بڑھنے کا اشارہ کیا ۔ تب منتشر فرنگی قصبہ محمدی کی طرف آئے ۔ اور ریاست متولی کے راجہ لونے سنگھ کے یہاں پناہ لی ۔ باغیون نے راجہ لونے سنگھ کے پاس اپنا ایلچی بھیجا ۔ کہ فرنگیون کو پناہ نہ دی جائے ۔ دیش بھگت لونے سنگھ نے باغیون کے حکم کی تعمیل کی ۔ فرنگیون کو قتل کرا دیا ۔ اور خود شامل بغاوت ہوگیا ۔

بریلی کے شمال مغرب مین قریب پچاس میل کی دوری پر شہر مراد آباد ۔ یہان پیدل رجمنٹ نمبر ۲۹ اور نصف بٹالین ہندی آرٹیلری مقیم تھی ۔ میرٹھ میں بغاوت کی خبر کے بعد افسران نے اس فوج کی وفاداری کی جانچ کی ۔ ۱۸ر مئی کو خبر ملی ۔ کہ پڑوس مین میرٹھ کے کچھ باغی پڑے ہوئے ہیں ۔ افسران نے حکم دیا ۔ کہ رجمنٹ نمبر ۲۹ کا ایک دستہ ان باغیون پر بوقت رات حملہ کر کے سب کو گرفتار کرے یا مار ڈالے ۔ حسب الحکم ۱۸ر مئی کی رات کو رجمنٹ کے سپاہیون نے باغیون پر حملہ کیا ۔ مگر ایک باغی کے سوا باقی کوئی ہاتھ نہ آیا ۔

سپاہیون نے کہدیا ۔ کہ رات بہت اندھیری تھی ۔ اس لئے حملہ خالی گیا فرنگیون نے بھی مان لیا ۔ کہ رات اندھیری ہونے کی وجہ سے حملہ خالی گیا دو تین دن کے بعد ٹھیک وجہ بھی ظاہر ہوگئی ۔ اِدھر اُدھر لوگون کو معلوم ہوگیا ۔ سپاہیون نے حملہ نہیں مذاق کیا تھا ۔ کیونکہ دراصل میرٹھ کے باغی رجمنٹ مذکور سپاہیون کے مہمان تھے ۔ اور انہیں کے ساتھ لائین مین ٹھہرے ہوئے تھے ۔ مگر سب خبرون کے اڑتے ہوتے بھی فرنگی افسران نے ظاہرا فوج کی وفاداری پر کسی کا شک و شبہ نہ کیا ۔

۲۱ر مئی کو رجمنٹ کے تمام سپاہی خود بخود میدان پریڈ پر اکٹھے ہونے لگے ۔ فرنگیون نے ان سے بلا اجازت اس طرح اکٹھے ہونے کی وجہ دریافت کی سپاہیون نے جواب دیا ۔ کہ فرنگی کمپنی کا راج آج ختم ہے ۔ تم لوگ فوراً ملک چھوڑ کر اور بھاگ جاؤ ۔ ورنہ جان سے مار دیئے جاؤگے ۔ اگر تم فوراً نہیں جاسکتے تو تمہین بھاگنے کے لئے تیاری کرنے کے لئے دو گھنٹہ کی مہلت دیتے ہیں ۔ مگر قبل اس کے کہ دو گھنٹے پورے ہوں ۔ تمہیں مراد آباد خالی کر دینا ہوگا ۔ شہر کی پولیس نے بھی اعلان کر دیا ۔ کہ آئیندہ کسی فرنگی کے حکم کی تعمیل نہ کی جاویگی ۔ ان اطلاعوں کے ملتے ہی مراد آباد کے فرنگی ۔ جج ۔ کلکٹر ۔ مجسٹریٹ ۔ سول سرجن وغیرہ سب بھاگ گئے ۔ دو گھنٹے گذر جانے کے بعد جو فرنگی ملے مارے گئے ۔

باقی آئیندہ

NATIONAL ARCHIVES OF INDIA

انگریزی راج ہندوستان میں

اوپر لکھے ہوئے سرخی سے امریکہ کے رسالہ "لٹریری ڈائیجسٹ" میں ایک مضمون چھپا ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح کلکتہ میں ہارڈنگ صاحب کو ایا۔ اور یونیورسٹی کے جلسہ تک میں نہ جا سکا۔ اخبار لکھتا ہے کہ ہند میں کیا معاملہ روس سے بھی بدتر ہوگیا۔ پھر یہی اخبار خفیہ پولیس کے انسپکٹر گھوش کے قتل اور دوسرے ایسی واردانوں کا ذکر کرتا ہے۔ جن میں ایک فوجی کرنیل کے ایک ہندی سپاہی کے ہاتھ مارے جانے کا بیان بھی ہے۔ آخر میں دو کارٹون نقل کئے گئے ہیں۔ جس میں ایک بوڑھے کی پیٹھ پر بوجھ پر بوجھ لادا جا رہا ہے۔ اور وہ نیچے سے کہتا ہے۔ کہ خدا کے واسطے اور بوجھ نہ ڈالو۔ یعنی یہ ہندوستان کی شکل ہے۔ اور انگریز ہندوستانیوں کے بھوک سے مرنے چلانے اور رونے کے باوجود ٹیکسوں کا بوجھ بڑھائے جاتے ہیں۔ دوسرا کارٹون ہر سال فوجی اخراجات بڑھائے جانے کی بابت ہے۔

ہندوستانیو! تمہاری حالت زار اور جابر انگریزوں کے ظلم سے ساری دنیا واقف ہو چلی ہے اب ہمت کر کے غلامی کا جوا پرے پھینک دو۔ آزاد ہو جاؤ۔ سب دنیا تمہارے ساتھ ہے۔

کنگ ایڈورڈ کا منہ کالا۔

نیویارک کا ہفتہ وار اخبار "لیبرل امریکن" لکھتا ہے۔ کہ ریاست کوالور ہندوستان میں انگلینڈ کے موجودہ بادشاہ جارج پنجم کے باپ کنگ ایڈورڈ کا بڑا خوبصورت بت جا پہنچے لاہور میں ہی کھڑا کیا ہوا ہے۔ کہ بادشاہ اور اس کی بیبی بادشاہنی کا منہ کسی نے کالا کر دیا۔ یہ کام ایسے طرح سے [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ یہ کئی آدمیوں کا کام ہے۔ بادشاہ اور بادشاہنی کے بت پر جو پولیس کے دو پہرے دار مقرر کئے گئے تھے۔ ان میں سے بھی اس وقت سے ایک سپاہی غائب ہے۔ شاید اس کو کہیں کسی نے مار نہ دیا ہو۔ ایسا پولیس کا شک ہے ہم بتوں کی عزت اور بے عزتی کے خلاف ہیں۔ نہ ہلنے والی چیزوں کی کیا بے عزتی اور عزت کرنی البتہ اس واقعہ سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام لوگ انگریزی راج سے ناخوش ہیں گو ان بیچاروں کو یہ معلوم نہیں ہے۔ کہ ان کو کیا کرنا چاہئے۔ مگر وہ کسی نہ کسی طرح سے اپنے دل کا جوش ضرور نکالتے ہیں۔ بس غدر کا دن قریب ہے۔ کیونکہ انگریزی راج سے عام لوگ بھی ناراضگی ظاہر کرنے لگ گئے ہیں۔

ظلم کی حد

دہلی میں بغاوت کے مقدمہ میں جو سولہ ۱۶ آدمیوں کی گرفتاری کی خبر آئی ہے۔ اس کے متعلق ظلم اور بدمعاشی کی ایک عجیب مثال معلوم ہوئی ہے۔ یعنی ان سولہ آدمیوں میں سے ایک کے رشتہ دار نے عدالت سے اس کی ضمانت کے لئے درخواست دی۔ مگر عدالت نے بجائے ضمانت منظور کرنے کے ضمانت دینے والے کی خانہ تلاشی کا وارنٹ نکال دیا۔ یعنی کوئی شخص کسی کی ضمانت کیوں دیتا ہے۔ بھلا ایسے راج میں انصاف اور انصاف کے لئے مقدمہ کیسے چلینگے۔ اندھیر راج اسی کو کہتے ہیں۔ کیا کبھی سنا ہے کہ امریکہ۔ کینیڈا۔ لنڈن۔ پیرس میں کبھی کسی شخص کی تلاشی ہوتی ہے۔ اور پھر ایسی معمولی بات پر۔ دیکھو ہندیو۔ ہندوستان میں ہماری جان و مال اور گھر محفوظ نہیں ہے۔ ہمارے گھروں میں گورے گھس آتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ ظالموں کو ان کی ظالمانہ کارروائیوں کا مزا چکھا دے۔

خانہ تلاشیوں کی بھرمار

ہندوستان میں ہماری جان و مال محفوظ نہیں ہے۔ غدر نزدیک ہے۔

کلکتہ اور اس کے گرد و نواح میں مقدمہ راجا بازار بم کی بابت بڑے بڑے معزز لوگوں کی خانہ تلاشیاں ہوئی ہیں۔ گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔

کلکتہ میں ایک ہندوستانی جج اور پروفیسر کی بھی خانہ تلاشیاں ہوئی ہیں۔

کلکتہ کے علاوہ باگلپور۔ بنارس۔ پٹنہ میں بھی خانہ تلاشیاں ہوئی ہیں۔ جن میں ایک پروفیسر کی بھی خانہ تلاشی ہوئی ہے۔ چند آدمی گرفتار بھی ہوئے ہیں۔

دہلی میں بیس خانہ تلاشیاں ہوئی ہیں۔ سولہ ۱۶ آدمی پکڑے گئے ہیں۔ جن میں ایک مشن ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر بنام امیر چند اور دوسرے اودھ بہاری بی۔ اے۔ اور ایک چودہ سالہ لڑکا۔ اور دوسرے مشہور آدمی ہیں۔

الہ آباد۔ کرنال اور لدھیانہ میں معزز ہندوؤں کی خانہ تلاشیاں ہوئیں۔

لاہور۔ گورداسپور۔ سنگ جانی۔ راولپنڈی میں تلاشیاں ہوئی ہیں۔ سنگ جانی گاؤں میں ایک کھیت میں تین بم کے گولے نکلے ہیں۔ ایک مسلمان مجسٹریٹ کی خانہ تلاشی ہوئی۔

لالہ ہنس راج سابق پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج اور پردھان ڈی۔ اے۔ وی کالج کمیٹی کی دو دن تک تلاشی ہوتی رہی۔ اور ان کی ساری سنسکرت و انگریزی کی لائبریری پولیس لے گئی۔

لالہ ہنس راج جی کے لڑکے بلراج بی۔ اے کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ضمانت نامنظور۔

دیال سنگھ کالج میں طلبا کی تلاشیاں ہوئیں۔

گورنمنٹ کالج کے طلبا خوشی رام بی۔ اے اور دولت رام بی۔ اے متعلم ایم۔ اے کی کالج بورڈنگ میں تلاشیاں ہوئیں۔ اور دوسرے دن گرفتار کئے گئے۔

کمرشل کالج کے ایک طالب علم کی تلاشی ہوئی۔

ٹریننگ کالج کے کئی طالب علموں کی تلاشی ہوئی۔

ڈپٹی کمشنر لاہور کے دفتر کا ریونیو کلرک چپراسی گرفتار کیا گیا۔

علاوہ ان کے بہت سی اور خانہ تلاشیاں اور گرفتاریاں ہوئیں۔

لاہور میڈیکل کالج اور آگرہ میڈیکل کالج کے لڑکوں نے انگریز پرنسپلوں سے بطور اظہار ناراضگی سٹرائک کر دی ہے۔ یہ بھی سنا ہے۔ کہ آگرہ میڈیکل کالج کے پرنسپل نے تین سو پچاس سٹرائک کرنے والے لڑکوں کو کالج سے موقوف کر دیا ہے۔ چلو چھا ہوا۔ غدر پرچار کرینگے۔ پرچار کی بڑی ضرورت ہے۔

راولپنڈی مشن کالج کے لڑکوں نے بھی انگریز پرنسپل سے خفا ہو کر سٹرائک کر دی ہے۔

دیکھو۔ ہندیو۔ سارے ہندوستان میں پولیس کیسی خانہ تلاشیاں اور گرفتاریاں [illegible]

NATIONAL ARCHIVES OF INDIA

برکلے کالج کے اخبار مین غدر پرچار

(از امریکن اخبار اسٹیکس-یونیورسٹی اوف کیلیفورنیا) برکلے

ازلالہ ہردیال جی

ہفتہ واری اخبار "براسٹیکس" کے لئے مین نے انگریزی مضمون لکھا ہے۔ جو یکم اپریل کو شائع ہوا۔ اس مضمون کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

امتلاع متحدہ امریکہ کے محکمہ تارک الوطنی نے مجھے ناقابل پسند بدیشی سمجھ کر گرفتار کیا ہے۔ اس سے عام لوگوں کی توجہ ہندوستان کی غدر پارٹی کی طرف ہو گئی ہے۔ وہ ہندیوں کی تحریک غدر کے متعلق کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ کیونکہ بیسویں صدی مین ہندوستان کی آزادی کی تحریک دنیا مین ایک زبردست طاقت ثابت ہونے والی ہے۔

ظاہرا طور پر تو محکمہ تارک الوطنی نے مجھے امیگریشن قانون کے مطابق جلاوطن ہونے کے لئے گرفتار کیا ہے۔ جس کے مطابق ہر ایک ناقابل پسند بدیشی ثابت ہونے پر تین سال کے اندر اندر جلاوطن کیا جا سکتا ہے۔ مگر دراصل واشنگٹن سے آئے ہوئے تاروں سے ایک اور سچائی ظاہر ہوئی ہے۔ جس نے بلاشک وشبہ یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ میری گرفتاری کا وارنٹ محکمہ تارک الوطنی کے اسسٹنٹ کمشنر جنرل مسٹر لارنڈ نے انگریزی کونسل کے سیکرٹری مسٹر اونٹ سکاٹ کی درخواست پر جاری کیا ہے۔

یونہی کہ میں گرفتار ہوا۔ اسی وقت میں نے یہ ظاہر کر دیا۔ کہ

"کوئی معشوق ہے پردہ زنگاری مین"

چونکہ مین یہ جانتا تھا۔ کہ امریکہ کی گورنمنٹ سوسائٹی اور اخلاق کے متعلق میرے آزادانہ خیالات کے سبب مجھے گرفتار نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اختلاف خیالات یا کسی قسم کے فلاسفی کسی گورنمنٹ کے لئے مضر ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور مین یہ بھی بخوبی جانتا تھا۔ کہ ہندوستان میں میری زبردست دشمن انگریزی گورنمنٹ ہے۔ اور مین بھی اس کا پکا اور پورا دشمن ہوں۔ پس میں نے مزوری معاملہ پہلے ہی تاڑ لیا تھا۔ اگرچہ محکمہ تارک الوطنی کے کمشنر نے اس مقدمہ مین انگریزی گورنمنٹ کی سازش اور شمولیت سے بالکل انکار کر دیا تھا۔ مگر بعد ازاں واشنگٹن کے تار نے میرے خیال کو بالکل پکا اور صحیح ثابت کر دیا۔

"جادو وہ جو سر پہ چڑھ کر بولے"

محکمہ تارک الوطنی نے مجھے گرفتار کرنے مین اتنی جلدی کی۔ کہ انہوں نے گرفتاری سے پہلے یہ بھی نہ جانچ کیا۔ انہیں مجھے گرفتار کرنے کا کچھ اختیار بھی حاصل ہے یا نہیں بہ امریکہ کے قانون کے بموجب محکمہ تارک الوطنی کو مجھے گرفتار کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔ کیونکہ میں ۱۰ فروری سنہ ۱۹۱۱ء کو نیویارک پہنچا تھا۔ جسے تیسرے تین سال ہو گئے ہیں۔

ہندوستان کی انگریزی گورنمنٹ نے ہندوستان اور ولایت میں سات سال تک میرا پیچھا کیا۔ جب مین نے پہلے پہل اس خود مختار۔ ظالم۔ لیٹری۔ بے اصول و مغرور گورنمنٹ کے خلاف بولنا اور لکھنا شروع کیا۔ تو مین خفیہ پولیس کے سپاہیوں سے ہر وقت گھرا رہتا تھا۔ مین نے سنہ ۱۹۰۸ء مین ہندوستان اس خیال سے چھوڑ دیا کہ میں میزنی اور بورجیف اور دیگر دیش بھگتوں کی طرح مین غیر ملکوں میں زیادہ کام کر سکونگا۔ اس وقت سے میں فرانس۔ سوئٹزرلینڈ۔ اٹلی۔ الجیریا۔ اور امریکہ میں رہ چکا ہوں۔ اس تمام عرصہ میں مین انگریزوں کے خلاف لکھتا رہا ہوں۔ اور ساتھ ہی پولیس اور جاسوس بھی میرے گرد جمع رہتے ہیں۔ مگر مین ہمیشہ عقلمند اور ہوشیار رہا ہوں۔ مین اس عرصہ میں آئندہ کے لئے قومی غدر کا پرچار کرتا رہا ہوں۔ مین جانتا ہوں۔ کہ جہاں کہیں بھی مین جاؤنگا۔ بدیشی سمجھا جاؤنگا۔ پس دشمن کو میں نے کسی ملک میں اپنے پکڑنے کا موقعہ نہیں دیا۔ اور میں نے اپنا یہی طریقہ یہاں امریکہ میں بھی رکھا ہے۔

یہاں ہندوستانیوں نے پچھلے سال سے جمہوری اصولوں پر ایک مضبوط سبھا قایم کی ہے۔ جس کے زیر سایہ ایک ہفتہ وار اخبار بنام "غدر" ہندوستان کی دو زبانوں میں سان فرانسیسکو سے بڑی آن۔ بان شان سے نکلتا ہے۔ اس اخبار نے تمام دنیا میں ہندیوں کے دلوں میں بڑا اثر پیدا کیا ہے۔ یہ اخبار ہندوستان کو بھی خفیہ طریقہ سے بھیجا جاتا ہے۔ یہ اخبار ہندوستان مین انگریزوں کی حکومت کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ اسی وجہ سے انگریزی کونسل نے محکمہ امیگریشن کے ذریعے سے) ۲۵ مارچ کی شام کو مجھ پر چھاپا مارا۔

کیوں اس ملک مین انگریزوں کے اشارے پر مجھکو گرفتار کیا جاتا ہے۔ کیا امریکن لوگ انگلستان سے صلح وامن اپنی قومی عزت وآبرو کی قیمت پر خریدنا چاہتے ہیں۔ موجودہ مہذب قوموں کا یہ نہایت پوتر فرض ہے۔ کہ وہ بدیشی پناہ خواہوں کو اپنے ہاں امان دیں۔

انگلینڈ ہی مین دوسرے ملکوں کے باغی مثلاً میزنی ایک سو سال سے محفوظ طور پر پناہ پاتے رہے ہیں۔ اس مثال پر امریکہ کو بھی چلنا چاہئے۔

مین یہ مانتا ہوں۔ کہ آدمی کو کرم اور گیان دونو مین ترقی کی کوشش کرنی چاہئے خیالات کے متعلق میری فلاسفی یہ ہے۔ کہ آزادی اور ترقی کے آدرش کو ساتھ ساتھ پورا کیا جائیگا۔ اور میرا عملی کام ہندیوں کی آزادی کی تحریک کا پوری طرح انتظام کرنا ہے۔ ان کے اصولوں پر مین عمل کرتا رہا ہوں۔ اور مین یہ کہتا ہوں۔ کہ امریکن گورنمنٹ مجھے دق نہ کرے۔ کیونکہ مین ایک ایسا آدرش رکھتا ہوں۔ جو یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ وہ وقت آنے والا ہے۔ کہ قانون کی جگہ محبت۔ مفلسی کی جگہ خوشحالی اور ظلم کی جگہ دوستانہ کار اور توہمات کی جگہ سائنس دنیا مین پھیل جائیگی۔

علاوہ گورنمنٹ کو ہرگز ہرگز یہ نہیں چاہئے۔ کہ انگلستان کی مدد کرنے کے لئے ہمیں ستائے۔ اس ملک کی بنیاد انگلستان کے برخلاف غدر سے پڑی تھی۔ جب تک میرے منہ میں زبان اور ہاتھ میں قلم ہے۔ تب تک مین اپنے بھائیوں اور بہنوں کے خون سے رنگی ہوئی انگریزی راج کی عمارت کی طرف اشارہ کر کے کہونگا۔ اسے گرا کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دو۔

امریکن دوستوں کے خط بھی میرے پاس آئے ہیں۔ جن سے ان کی دلی ہمدردی کا ثبوت ملتا ہے۔ میڈم کاما۔ نے پیرس سے تار بھیجا ہے۔ اور سب حال دریافت کیا ہے۔

کئی امریکن دوستوں نے ہماری حمایت میں لمبے خطوط واشنگٹن کے افسروں کو لکھے ہیں

بھائیو ۔ دشمنوں کو مزا چکھا دیا ہے۔ بکار۔ بدذات۔ بدکردار۔ بدمعاش **انگریزی گورنمنٹ** کو معلوم ہو گیا ہے۔ ہندی ڈرپوک نہیں ہیں۔ خطرہ کی جگہ کھڑے رہ سکتے ہیں۔ اور اپنا فرض پوری طرح ادا کر سکتے ہیں۔ اخباروں میں یہ فقرہ چھپا تھا۔ کہ دوسرے ہندی دلیش بھگت بھی جلد گرفتار کئے جائینگے۔ مگر آشرم کے سیوک ذرا چھتوں پر تیل نہ لائے۔ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ

مصیبت آ۔ قیامت آ۔ کہاں زنجیر و زنداں ہیں۔

یہاں تیار بیٹھے ہیں۔ غریبانِ وطن پہلے۔

ان کو صرف یہی فکر ہے۔ کہ اخبار وقت پر نکلے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ غدر پارٹی ایسے جھکولوں اور ہچکولوں کی پرواہ نہیں کرتی ہے۔ یہ **یگانتر آشرم** ایک روشنی کے مینار کی مانند ہے۔ اس کے نیچے انگریزی گورنمنٹ کے غصہ اور عداوت کی موجیں ٹکرا کر رہ جاتی ہیں۔ اوپر سے بجلی گرے یا نیچے سے بھونچال ہلائے۔ یہ آشرم کا مینار اٹل کھڑا رہنا ہے۔ اور ہندوستان کو آزادی کی راہ دکھائیگا۔

انگریزوں کا مقدمہ کیوں بنایا گیا۔ امریکن گورنمنٹ نے کیوں اس طرح انگریزوں کی مدد کی۔ اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ کچھ تو غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور کچھ راج نیتی کا معاملہ ہے۔ انگریزی جاسوسوں نے امریکن گورنمنٹ کے کان بھرے ہیں۔ کہ یہ غدر پارٹی خلافِ قانون کارروائی کر رہی ہے۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ اور اصلی بات یہ ہے۔ کہ اس وقت امریکہ کو انگلستان کے ساتھ دوستانہ عہدنامہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ جرمنی اپنے جہاز بڑھا رہا ہے۔ تاکہ ایک روز انگلستان کے ساتھ جنگ کرے۔ امریکہ کا چین پر دانت ہے کہ یہ ملک تو اس کے تجارتی ملکو اثر میں رہے۔ اگر جرمنی انگلستان سے مختلف ملک یا بستیاں چھین کر اپنی بڑی سلطنت بنالے۔ تو امریکہ کا نقصان ہے۔ پس جرمنی کے برخلاف انگلستان اور امریکہ دونو صلح کرنا چاہتے ہیں۔ علاوہ اس کے انگلستان نے میکسیکو میں امریکہ کے راستہ میں روڑا اٹکا رکھا ہے۔ امریکہ نے نہر پانامہ تو بنائی۔ مگر اس پر پورا اختیار رکھنے کے لئے میکسیکو کو اپنے بس میں لانا ضروری ہے۔ کیونکہ میکسیکو امریکہ اور پانامہ کے درمیان واقع ہے۔ مشکل یہ ہے۔ کہ میکسیکو میں آج کل دو گورنمنٹیں ہیں۔ ایک ہورٹا کی گورنمنٹ جنوبی اور دوسری باغی گورنمنٹ جس کا راج شمال میں ہے۔ انگریز ہورٹا کی مدد کرتے رہے ہیں۔ اور امریکہ نے باغیوں کی سرپرستی کی ہے۔ ہورٹا انگریزوں کو تجارت اور ملکیت کے حقوق دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اور باغی پارٹی امریکنوں کی طرفداری کریگی۔ اب امریکہ چاہتا ہے۔ کہ انگلینڈ ہورٹا کی حمایت نہ کرے۔ کیونکہ اگر انگلینڈ امریکہ اور نہر پانامہ کے بیچ میں ڈٹ کر کھڑا ہو جائے۔ تو امریکہ کے آئندہ فائدہ کو بہت خطرہ رہیگا اور نہر پانامہ کے انگلینڈ کے ہاتھ میں جانے کا خطرہ رہیگا۔ انگلینڈ ایک مشہور نہر سویز تو ہضم کر گیا ہے۔ کہیں یہ دوسری نہر بھی نہ ہتیالے۔ پس انگلینڈ سے صلح اور محبت کی بات چیت شروع ہے۔ لندن میں امریکن کونسل مسٹر پیج نے ایک تقریر میں انگریزوں کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ جس پر امریکن قوم کے ان طبقوں کی طرف سے جو انگریزوں کے برخلاف ہیں

خوب جوت پڑے۔ پھر پریسیڈنٹ ولسن نے تجویز پیش کی۔ کہ نہر پانامہ پر امریکن جہاز بھی محصول دیں۔ کیونکہ انگلستان کی ایسی خواہش ہے۔ اس تجویز کی مخالفت بھی ہو رہی ہے۔ اور راج سبھا میں طوفان برپا ہے۔ ہزاروں اخبار کہہ رہے ہیں کہ پریسیڈنٹ ولسن انگلستان کی طرفداری کرتا ہے۔ الغرض اس طرح آج کل امریکہ کی وجہ سے امریکن گورنمنٹ انگلینڈ کی دوستی پر اتر آئی ہے۔ تاکہ عہدنامہ ہو جائے۔ قوم دل میں انگریزوں سے نفرت کرتی ہے۔ مگر گورنمنٹ کی گردش اور ہے۔

اس راج نیتی کے پھیر میں ہماری غدر پارٹی بھی آگئی ہے۔ اور امریکن گورنمنٹ انگلینڈ کا دباؤ ماننا پڑتا ہے۔ کیونکہ عہدنامہ کر کے میکسیکو میں امریکن رسوخ بڑھانا ہے۔ پس میکسیکو میں امریکن قوم کے فائدہ کے لئے در اصل ہمیں دق کیا جاتا ہے۔ انگلینڈ کہتا ہے۔ کہ حضرت۔ کہ اگر تم ہم سے دوستی کرنا چاہتے ہو۔ تو پہلے ان باغیوں کا تو بندوبست کرو۔ جو ہندوستان میں ہمارے راج کی جڑ کاٹ رہے ہیں۔ جلدی کامیاب ہو گئے۔ تو پھر کوئی ہماری بات بھی نہ پوچھیگا۔ اور جرمنی کی بن آئیگی۔ پس اگرچہ امریکن گورنمنٹ عام طور پر آزادی کی حامی ہے۔ اور انگریزی ظلم سے خوب واقف ہے۔ تاہم راج نیتی کی وجہ سے لاچار ہے۔ اور غدر پارٹی سے کہتی ہے کہ ہم کو مشکل میں نہ ڈالو۔

یہ بھید سمجھ کر سب بھائیوں کو رائے قائم کرنی چاہئے۔

ہمارے کام میں کچھ ہی رکاوٹیں آئیں۔ یہ پارٹی اور آشرم اور ہمیشہ ترقی کرتے رہینگے۔ اگر ایک ملک میں کام بند ہوگا۔ تو ہم دوسرے ملک میں فوراً کام شروع کر دینگے۔ ہمارے پاس قربانی کرنے والے دلچلے نوجوان سیوک ہیں۔ ہمارے پاس روپیہ ہے۔ پھر کس بات کی کمی ہے۔

پیارو! ہندوستان کی آنکھوں کے تارو۔ غدر کے سپاہیو کی شہیدی کی منت مانگنے والو۔ اب تیار ہو جاؤ۔ کہ غدر پر چار دس گنے جوش سے کرنا ہے۔ بلکہ ہندوستان جاکر اصلی غدر شروع کرنا ہے۔ اب باتوں کا وقت گیا۔

دیکھو! پنجاب میں ہمارے کتنے دلیش بھگت نوجوان دشمن کے پنجہ میں آگئے ہیں۔ اب ہر طرف ہل چل مچیگی۔ اب تم کو وہاں پہنچنا چاہئے۔ وہ ہے۔ جو میدانِ جنگ میں آگے جائے۔ دور نہ پڑا رہے۔

پیارو۔ اب انتظار کا موقع نہیں ہے۔ دلیش چلنے کو تیار ہو جاؤ۔ میں ہر حالت میں مرتے دم تک تمہارے ساتھ ہوں۔

ہند کے ماترم

سیوک ہردیال

NATIONAL ARCHIVES OF INDIA

ویرو ہشیار ہوجاؤ

غدر پارٹی کی طاقت

انگریزی گورنمنٹ نے جو چھاپا مارا ہے۔ اس سے غدر پارٹی کی طاقت دوگنی چوگنی بلکہ دس گنی ہوگئی ہے۔ ہر پیارے دیش بھگت کے دِل مین جوش اور غصہ کی لہرین موج مار رہی ہین۔ دیش بھگتی سے قربانی کرنے کا بھاوٗ پہلے سے بھی زیادہ ہوگیا ہے۔ جو لوگ پہلے صرف ذرا سا دھن دینے کو کافی سمجھتے تھے۔ وہ اب جان دینے کو تیار ہین۔ اب دشمن کی بدمعاشی پورے طور پر سب کو معلوم ہوگئی ہے۔ اب سب بھائی سمجھ گئے ہین۔ کہ انگریزی گورنمنٹ ان کے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑ گئی ہے۔ اب سب کا دِل جوش سے بھر گیا ہے۔

مبارک۔ پیارے ویرو۔ ہزار بار مبارک۔ اس طرح خلاف قانون تمہارے ایک سیوک پر حملہ کر کے دشمن نے تمہین جگا دیا ہے۔ اصل مین دشمن نے خود یہ دکھا دیا ہے۔ کہ تمہاری غدر پارٹی کتنی طاقتور ہے۔ صرف پانچ مہینہ کے پرچار سے انگریزی گورنمنٹ کا دِل کانپ گیا ہے وہ ہر طرف ہاتھ پاؤن مارنے لگی ہے۔ کرایہ کے ٹٹو جاسوس بھیجتی ہے۔ غیر ملکون کے سامنے گڑگڑاتی ہے۔ کہ ہماری مدد کرو۔ اور ہندو دیش بھگتون کو نکال دو۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اب ہندوستان مین جلد غدر ہونے والا ہے۔ دشمن کو ہزار درجہ کا بخار چڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اب موت بھی جلد آنے والی ہے۔

انگریزی کونسل نے سازش وغیرہ تو بہت کی مگر وار ٹھیک نہ پڑا۔ امگریشن افسر مجھ سے بہت اخلاق سے پیش آئے۔ کسی قسم کا زور یا دباوٗ نہیں ڈالا۔ صفائی کی شہادت پیش کرنے کے لئے بھی کافی وقت دیا ہے۔ انگریزی کونسل کی شاید مرضی ہوگی۔ کہ یونہی دھینگا مشتی پکڑ لیا جاوے۔ مگر ہمارے بارسوخ دوستون اور امریکن گورنمنٹ کی مہربانی سے ایسی کارروائی ناممکن تھی۔ اب ہمین موقع ہے۔ کہ خوب مقدمہ چلائین۔ اور انگریزون کی پول کھولین۔ آئیندہ کی تجویزون پر خوب بچار کرلین۔ اور اپنی پارٹی کی بنیاد پہلے سے زیادہ مضبوط بنالین۔

انگریزی گورنمنٹ کا شاید یہ خیال ہو۔ کہ ہمارا اس ملک مین کوئی دوست نہیں ہے۔ مگر دو تھپڑ لگاتے ہی اس کو معلوم ہوگیا۔ کہ یہ بھڑون کا چھتا چھیڑ لیا ہے۔ کیونکہ فوراً سب اخبارون مین غل مچ گیا۔ اور ہماری حمایت کی گئی۔ انگریزی گورنمنٹ کا پردہ کھول دیا گیا۔ اور اس پر لعنت کی بوچھاڑ کی گئی۔ سان فرانسسکو اور کیلیفورنیا کے دوستون نے ہمدردی کے تار واشنگٹن کھڑکانے شروع کر دیئے۔ پریسیڈنٹ ولسن۔ وزیر برائن۔ سکریٹری آف لیبر۔ کمشنر امگریشن وغیرہ۔ اعلےٰ حاکمون کے پاس ملک کے مختلف حصوں سے تار بھیجے گئے۔ چھوٹی راج سبھا (کانگرس) اور بڑی راج سبھا (سینیٹ) کے ممبرون کے نام تار گئے۔ کہ یہ کیا حماقت اور بے انصافی ہے۔ کہ ہندوستان کے ایک دیش بھگت کو جو انگریزون سے جنگ کر رہا ہے۔ نکالا جاتا ہے۔ اس طرح انگریزی گورنمنٹ کی خوشامد کرنے سے امریکہ کی سراسر ہتک ہوتی ہے۔ اس تمام جدوجہد سے انگریزی کونسل کو معلوم ہوگیا ہے۔ کہ اس ملک مین جتنا اس کا رسوخ ہے۔ اتنا ہی ہمارا ہے بلکہ زیادہ ہی ہے۔ ہماری غدر پارٹی کے ہمدرد اور حامی کل امریکہ مین ہیں۔ چنانچہ۔ ذرا سی بات قابل ذکر ہے۔ کہ میری گرفتاری کی خبر سنتے ہی سان فرانسسکو کے ایک امیر سوداگر نے کہا۔ کہ اگر ضمانت پچاس ہزار ڈالر مانگی جائیگی۔ تو بھی مین دے دونگا۔ ضمانت دینے کو بہت سے امریکن دوست تیار تھے۔ مگر مین نے کہا۔ کہ آپ کی مہربانی ہی بہت ہے۔ ہماری غدر پارٹی کے پاس ہر کام کے لئے کافی روپیہ ہے۔ اس سے اُن لوگون کو ہماری پارٹی سے اور بھی زیادہ ہمدردی ہوگئی۔ اور کہنے لگے۔ کہ اب یہ قوم ضرور آزاد ہو جائیگی۔ کیونکہ اِن مین قربانی کی طاقت آگئی ہے۔

آج کل مین اخبار غدر کے اُن مضمونون کا ترجمہ کر رہا ہون جن کی بابت شکایت کی گئی ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ جب سارا اخبار ہی بغاوت کے عطر کی خوشبو سے مہکا ہوا ہے۔ تو صرف چند مضمون کیون لئے گئے۔ انگریز جاسوسون نے اپنی بیوقوفی مین یونہی تین چار نمبرون مین سے چند مضمون چن لئے۔ اور امریکن گورنمنٹ سے شکایت کردی۔ یہ مضمون مندرجہ ذیل ہیں۔

اخبار غدر	۲۹ر نومبر سنہ ۱۹۱۳ء	سردار بھگوان سنگھ کو کینیڈا سے کیون نکالا گیا۔
	” ” ”	برٹش گورنمنٹ ڈکیت کے چند کرتوت۔
	” ” ”	مسلمان بدمعاش لیڈر اُتارے گئے۔
”	۱۶ر دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء	روس مین غدر کی تیاری۔
”	” ” ”	ہندوسون کی گواہی
”	” ” ”	ریاست حیدرآباد کی بزدلی۔
”		ہمارا بھی یہی خیال ہے۔
	” ”	ہندوستانیوں کے برخلاف [illegible]۔
”	”	دُنیا ماو دیکھا ہے۔
”	”	ریاستون مین ترقی [illegible]۔
”	”	تاریخ غدر۔
		جنوبی افریقہ مین چھوٹا غدر۔
”	” ”	مہاراجہ پٹیالہ کا غلط دان۔
”	” ” ”	آئرلینڈ کے مشہور دیش بھگت کی وفات۔
”	” ” ”	آئرلینڈ کی جمہوری پارٹی۔
”	۲۳ر دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء	انگریزی گورنمنٹ کی خیالات۔
”	” ” ”	ہمارا [illegible] پاس۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیچارے جاسوس کو [illegible]۔ یا گورنمنٹ نے جلد ترجمہ کر کے شکایت داخل کردی۔ تاکہ دیر نہ ہو [illegible]۔ ”عید پیچھے تُر“۔ کیونکہ چھ ہفتہ کی دیر سے ہماری فتح کی امید پکی ہوگئی۔ اس ملک مین میرے تین سال بتاریخ ۹ر فروری سنہ ۱۹۱۴ء ختم ہوگئے۔ اور اب مین امریکن قانون کی گرفت مین نہین آسکتا۔

امریکن سوسائٹیون اور سبھاؤن نے بھی ہمدردی کے رزولیوشن پاس کرنے شروع کردئے ہیں۔ اور امگریشن ڈپارٹمنٹ اور انگریزی گورنمنٹ کو لعنت ملامت کی ہے۔

بندے ماترم۔　　اے مردانو ہندی جوانو جلدی ہو تیار　　بندے ماترم۔

ہندوستان غدر

انگریزی راج کا دشمن　　ہفتہ وار اردو گورمکھی اخبار

جلد اول	سان فرانسسکو امریکہ سے شائع ہوا۔ بتاریخ ۷ اپریل ۱۹۱۴ء	نمبر ۱

انگریزی راج کا کچا چٹھا

چند موٹی موٹی باتیں

١۔ انگریز ہر سال پچاس کروڑ روپیہ ہندوستان سے کھینچ کر انگلستان لے جاتے ہیں۔ اس وجہ سے ہندوستانی اتنے غریب ہو گئے ہیں۔ کہ روزانہ آمدنی فی کس پانچ پیسہ ہے۔

۲۔ زمین کا لگان ۶۵ فیصدی سے زیادہ ہے۔

۳۔ ۲۴ کروڑ آدمیوں کی تعلیم پر پونے آٹھ کروڑ روپیہ۔ اور انتظام حفظ صحت پر دو کروڑ روپیہ مگر فوج پر ۲۹ کروڑ روپیہ

۴۔ انگریزی راج میں قحط بڑھتے جاتے ہیں۔ اور گزشتہ دس برس میں دو کروڑ مرد عورت بچے بھوک سے مر گئے ہیں

۵۔ [illegible] سال میں طاعون سے [illegible] موتیں ہوئیں۔ اور اوسط اموات گزشتہ ۳۰ سال میں [illegible] تک بڑھ گئی۔

۶۔ ہندوستانی ریاستوں میں نفاق اور ابتری پھیلانے کی اور انگریزی راج کا رسوخ بڑھانے کی ترکیبیں عمل میں لائی جاتی ہیں۔

۷۔ انگریزوں کو ہندوستانیوں کے قتل کرنے کی اور ہندوستانی عورتوں کی عزت برباد کرنے کی کوئی سزا نہیں دی جاتی ہے۔

۸۔ ہندو مسلمانوں کے روپیہ سے عیسائی پادریوں کی مدد کی جاتی ہے۔

۹۔ ہندو مسلمانوں میں فساد کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

۱۰۔ ہندوستان کی صنعت و حرفت کو انگلستان کے فائدے کے لئے برباد کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ ہندوستان کے روپیہ سے اور ہندوستانیوں ہی کی جانیں تلف کر کے افغانستان۔ برما۔ مصر۔ فارس۔ چین پر حملے کئے گئے ہیں۔

۱۲۔ ہندوستان کی آبادی ریاستوں میں سات کروڑ۔ انگریزی علاقہ میں ۲۴ کروڑ ہے۔

۱۳۔ انگریزوں کی فوجی طاقت صرف ۷۹۴۱۲ انگریز افسر سپاہی ۲۱۲۶۸۸ والنٹیر ہیں۔

۱۴۔ ۱۸۵۷ء کے غدر کو ۵۷ برس گزر چکے ہیں۔ اب دوسرے کی سخت ضرورت ہے۔

بندے ماترم۔

فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	صفحہ	مضمون
۲	ڈیرو۔ ہوشیار ہو جاؤ۔	۶	میکسیکو کی غدر پارٹی۔
۳	۔ ۔ ۔	۶	غدر کے سپاہی کا خط۔
۴	برکلے کالج کے اخبار میں غدر پرچار	۷	انگریزی راج ہندوستان میں
۵	فرانس کی ہمدردی	۷	کنگ ایڈورڈ کا منہ کالا۔ ظلم کی حد۔ ظالمانہ تلاشیوں کی برات
۵	خوشخبری۔ نظم۔ ہجرت ماں کی فریاد	۸	تاریخ غدر ۱۸۵۷ء۔

نوٹ نیچے لکھے ہوئے پتہ کو غور سے دیکھو۔ اس پتہ پر خط اور روپیہ بھیجو۔

ایڈیٹر ہندوستان غدر

غدر کے سپاہیو

اٹھو۔ جاگو۔ پھر دشمن نے جگا دیا ہے۔ اب ہم کو پہلے کی نسبت زیادہ سرگرمی سے کام کرنا چاہئے۔

تمام خط و کتابت اور ترسیل زر مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہئیے۔

ایڈیٹر ہندوستان غدر سان فرانسسکو کیلیفورنیا۔
یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ۔

THE EDITOR
HINDUSTAN-GADDAR
SAN FRANCISCO
U. S. America

NATIONAL ARCHIVES OF INDIA